احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

منگل 30/ اکتوبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 30/اکتوبر 2012ء 13 ذوالحج 1433 ہجری 30/اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 251

جب پیارا لے لوں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے پاس میرے مومن بندہ کے لئے کوئی جزاء نہیں۔ جب میں دنیا والوں میں سے اس کا پیارا لے لوں پھر وہ اس کو اللہ کی رضاء کی طلب کا ذریعہ بنائے۔ سوائے جنت کے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب العمل الذی یبتغی به وجه اللّٰه حدیث :6424)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

صاحبزادہ عبداللطیف (۔) کی (قربانی) کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔ اس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروانہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعم نے اس کو بزدل نہیں بنایا۔ اس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ اگرچہ اس کو بہت عرصہ صحبت میں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا، لیکن اس تھوڑی مدت میں جو وہ یہاں رہا اس نے عظیم الشان فائدہ اٹھایا۔ اس کو قسم قسم کے لالچ دیئے گئے کہ اس کا مرتبہ و منصب بدستور قائم رہے گا مگر اس نے اس عزت افزائی اور دنیوی مفاد کی کچھ بھی پروانہیں کی ان کو ہیچ سمجھا یہاں تک کہ جان جیسی عزیز شئے کو جو انسان کو ہوتی ہے اس نے مقدم نہیں کیا۔ بلکہ دین کو مقدم کیا جس کا اس نے خدا تعالیٰ کے سامنے وعدہ کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اس پاک نمونہ پر غور کرو کیونکہ اس کی (قربانی) یہی نہیں کہ اعلیٰ ایمان کا ایک نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان ہے جو اور بھی ایمان کی مضبوطی کا موجب ہوتا ہے کیونکہ براہین احمدیہ میں 23 برس پہلے سے اس (قربانی) کے متعلق پیشگوئی موجود تھی۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 512)

خطبہ جمعہ حضور انور 2 نومبر سے شام 6 بجے نشر ہوگا

برطانیہ کا وقت تبدیل ہونے کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ 2 نومبر 2012ء سے شام 6 بجے نشر ہوا کرے گا۔

احباب نوٹ فرمالیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان ربوہ)

بلدیہ ٹاؤن کراچی میں دو احمدیوں کو عقیدہ کی بنا پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا

کسی ایک کیس کے ملزم کی گرفتاری نہ ہونے سے شرپسندوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں

بلدیہ ٹاؤن کراچی میں رواں ہفتے میں 3 احمدیوں کو ان کے عقیدہ کی بنا پر قتل کیا جا چکا ہے: ترجمان جماعت احمدیہ

(پ ر) مورخہ 23/اکتوبر 2012ء کی رات کو کراچی کے علاقے بلدیہ ٹاؤن میں مزید دو احمدیوں کو عقیدہ کے بنا پر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق بلدیہ ٹاؤن کے علاقے میں ایک احمدی ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ عبد الحمید خان صاحب عمر 40 سال کو ٹارگٹ کلنگ کا نشانہ بنایا گیا اس واقعہ کے دس منٹ بعد اسی علاقے میں ایک جنرل سٹور کے احمدی مالک مکرم بشیر احمد صاحب عمر 70 سال کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔ یاد رہے کہ چند دن پہلے بلدیہ ٹاؤن میں جماعت احمدیہ کے مقامی صدر کے خاندان پر اس وقت فائرنگ کی گئی جب وہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آرہے تھے۔ اس واقعہ میں صدر جماعت احمدیہ کے جواں سال بیٹے سعد فاروق صاحب بعمر 26 سال جن کی صرف تین دن پہلے شادی ہوئی تھی، جاں بحق ہو گئے تھے جبکہ ان کے والد فاروق احمد کاہلوں صاحب اور ان کے رشتہ دار شدید زخمی ہوئے تھے۔ ان کی حالت بدستور خطرے میں ہے۔

ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے کراچی میں احمدیوں کی بڑھتی ہوئی ٹارگٹ کلنگ پر دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ہی علاقے میں احمدیوں پر منظّم حملے اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ کوئی گروہ باقاعدہ منصوبہ بندی سے احمدیوں کو نشانہ بنا رہا ہے۔ ترجمان کے مطابق احمدیوں کے معاملے میں حکومت کی بے حسی واضح ہو چکی ہے اور احمدیوں کے جان و مال کو ارزاں کیا جا رہا ہے جبکہ احمدی اس ملک کے محبّ وطن شہری اور حکومت کی جانب سے تحفظ مہیا کئے جانے کے حقدار ہیں۔ انہوں نے کہا ہم نے ہر واقعہ پر حکومت کے ذمہ داران کو اصلاح احوال کی طرف توجہ دلائی لیکن اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ احمدیوں کے خلاف واجب القتل ہونے کے فتووں کی کثیر تعداد میں اشاعت اور نفرت انگیز لٹریچر کی تقسیم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس کو حکومت بآسانی روک سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال 2012 میں کراچی میں احمدیوں کی ٹارگٹ کلنگ میں تیزی آئی ہے صرف ایک سال میں کراچی میں 9 احمدیوں کو مذہبی منافرت کی بنا پر قتل کیا گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قاتلوں کو فوری گرفتار کر کے مقدمہ چلایا جائے۔

مشعل راہ

باپ کی طرف سے اچھی تربیت بچوں کیلئے بہترین تحفہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 2/اپریل 2004ء فرمودہ بورکینا فاسو میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت ہے حضرت ایوبؓ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلة باب فی ادب الولد)

پھر ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کا اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا اس کے لئے صدقہ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

(ترمذی ابواب الاحکام باب ان الولدیاخذ من مال ولدہ)

اولاد کی عمدہ کمائی سے مراد یہ ہے کہ ایسے رنگ میں تربیت کرو کہ وہ نیک ہوں عبادت گزار ہوں۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا کہ وہ تمہارے لئے دعائیں کرنے والے ہوں۔ تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ ان کی تعلیم کا خیال رکھا جائے۔ بچوں کی تعلیم کا خیال رکھنا بھی تمہارے فرائض میں داخل ہے۔ **اگر کوئی بچہ مالی حالت کی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں۔ مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔**

پھر ایک اور بات ہے جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمد یہ ریڈیو قائم ہے جو تقریباً 13-14 گھنٹے روزانہ چلتا ہے۔ اور اب انشاء اللہ اجازت ملنے پر 17 گھنٹے تک بھی اس کی نشریات ہو جائیں گی۔ تو احمدیت (۔) کی تعلیم تو اس ذریعہ سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں تک پہنچ رہی ہے لیکن اگر اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کا عمل بھی ایسا ہو جائے کہ ہر ایک کو نظر آنے لگے کہ یہ صرف خوبصورت تعلیم ہی ہمیں نہیں دیتے بلکہ ان کے عمل بھی ایسے ہیں۔ ان کے مردوں میں بھی اور ان کی عورتوں میں بھی اور ان کے بچوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے لوگ موجود ہیں۔ اگر آپ کے عمل اس طرح ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت الی اللہ کئی گنا بڑھ جائے گی۔ لوگ آپ کا نمونہ دیکھ کر آپ کی طرف آئیں گے۔ کیونکہ حقیقی (۔) ان کو آپ میں ہی نظر آئے گا۔ اپنے عملی نمونے کے ساتھ ان لوگوں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔ آپ نے ایک چیز کو بہترین سمجھ کر اپنے لئے قبول کیا ہے۔ تو آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق جو چیز تم اپنے لئے بہترین سمجھتے ہو اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرو۔ تو جب احمدیت کو آپ نے بہترین سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو لوگوں تک اس پیغام کو پہنچانا بھی آپ کا فرض بنتا ہے۔ اس لئے دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ اپنے ہم قوموں کے لئے اور ساری دنیا کے بھٹکے ہوؤں کے لئے دعائیں بھی بہت کریں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں اس علاقے میں یا اس شہر میں کافی بڑی تعداد اور اکثریت ...... کی ہے۔ جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہیں اور یہاں کے لوگوں میں شرافت بھی ہے اور اس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ بہت بڑی اکثریت ہمارا ریڈیو سنتی ہے اور پسند کرتی ہے۔ اس لئے ان کے لئے بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھا راستہ دکھائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل 6 جولائی 2004ء)

غزل

لب پر کوئی شکوہ نہ شکایت نہ گلہ ہے
اظہار تمنا کا یہ انداز نیا ہے

پہلو میں مرے دل کے دھڑکنے کی صدا ہے
یا نزد رگِ جان کوئی بول رہا ہے

ہر شعر مرا نور کے سانچے میں ڈھلا ہے
واللہ یہ سب ان کا کرم ان کی عطا ہے

ہر شعر میں جو میں نے کہا ہے مرا کیا ہے
حرف ان کے، قلم ان کا، دماغ ان کی عطا ہے

ہے طرفہ تماشا، انہیں امیدِ شفا ہے
جن لوگوں کے بس میں نہ دوا ہے، نہ دعا ہے

جب پوچھے کوئی مجھ سے کہ مسلک مرا کیا ہے
میں کہتا ہوں پابندی آئینِ وفا ہے

خاموش نہیں آج بھی جو بول رہا ہے
وہ میرا خدا، میرا خدا، میرا خدا ہے

بینائی دل درد جگر دیدۂ خونبار
ارباب محبت کو یہ انعام ملا ہے

ہے رَدکشِ تنویرِ مہ و مہر وہی آنکھ
جس آنکھ کا سرمہ تری خاکِ کفِ پا ہے

اک رشتہ نازک کہ جو ہے جسم کا جاں سے
محسوس یہ ہوتا ہے کہ اب ٹوٹ رہا ہے

وہ نور کا اک قلزمِ بے پایاں ہے محمودؔ
کہنے کو تو اک غار ہے جو غارِ حرا ہے

محمود الحسن

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

رسول کریمؐ کی بچوں اور اولاد سے پدرانہ شفقت

بچوں سے محبت کے باوجود ان کی تربیت اور خدا کی رضا غالب رہے

رسول کریمؐ کی بعثت جاہلیت کے اس دور میں ہوئی جب ہر قسم کے انسانی حقوق پامال کئے جا رہے تھے۔ اولاد اور بچوں کے حقوق کا بھی یہ حال تھا۔ اگر کچھ بچے افلاس کی وجہ سے پیدائش سے قبل ہی قتل کر دیئے جاتے تھے تو بعض قبائل میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔ رسول کریمؐ نے آکر اولاد کے عزت کے ساتھ زندہ رہنے کا حق قائم کیا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی عمدہ تربیت کرو۔''

(ابن ماجہ کتاب الادب باب برالو الد)

اسی طرح فرمایا کہ والد کا اولاد کے لئے حسن تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔

(مسنداحمدبن حنبل جلد4ص77)

پھر رسول کریمؐ نے حسنِ تربیت کے لئے یہ پرحکمت تعلیم فرمائی کہ پیدائش کے بعد اس کے کانوں میں اذان اور تکبیر کہی جائے۔ اس ارشاد کے ذریعہ دراصل آپؐ نے یہ پیغام دیا ہے کہ آغاز سے ہی بچوں کے کان میں اللہ رسول کی باتیں پڑنی چاہئیں اور آغاز سے ہی تربیت کا سلسلہ شروع کر دینا چاہئے۔ پھر آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کیلئے کہا کرو۔ اس وعظ و نصیحت کے لئے تین سال کا عرصہ دیا اور فرمایا کہ اگر دس سال کی عمر میں بچے نماز نہ پڑھیں تو سزا بھی دے سکتے ہو۔

(ابو داؤد کتاب الصلاۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ:418)

رسول کریمؐ کا اپنا نمونہ یہ تھا کبھی تربیت کی خاطر بچوں کو سزا نہیں دی۔ بلکہ محبت اور دعا کے ذریعہ ہی ان کی تربیت کی۔ ہمیشہ اولاد بلکہ زیر تربیت بچوں کے لئے بھی دعا کرتے تھے کہ ''اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''

(بخاری کتاب المناقب باب ذکر اسامۃ بن زید)

سچی پدرانہ شفقت کا تقاضا ہے کہ ہر بچے سے اپنے بچے کی طرح محبت اور پیار کا سلوک کیا جائے۔

ایک دفعہ کسی نے رسول کریمؐ سے سخت دلی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا اگر نرم دلی چاہتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔

(مسند احمد جلد2ص263 بیروت)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریمؐ کے پاس کوئی بھی پہلا پھل آتا تو پھلوں میں برکت کی دعا کرتے اور پھر پہلے وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو عطا فرماتے۔

(مسلم کتاب الحج باب فضل المدینہ حدیث 474)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ حضرت عباسؓ کے بچوں عبداللہؓ اور عبیداللہ اور دیگر بچوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے ان کی دوڑ شروع کرواتے اور فرماتے جو سب سے پہلے دوڑ کر مجھ تک پہنچے گا اسے یہ انعام دوں گا۔ پھر بچے دوڑ کر آپؐ تک پہنچتے۔ کوئی آپؐ کی پیٹھ پر چڑھتا تو کوئی سینے پر۔ آپؐ ان کو چومتے ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد1ص214 بیروت)

نبی کریمؐ ماں کی مامتا کا بہت خیال فرماتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا جو شخص ماں اور اس کی اولاد میں جدائی ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے پیاروں سے جدا کر دے گا۔

ایک دفعہ بحرین سے قیدی آئے ان کو قطار میں کھڑا کیا گیا تو رسول کریمؐ نے دیکھا ایک عورت رو رہی تھی آپؐ نے سبب پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ میرا کم سن بچہ عبس قبیلہ کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی ابو اسید سے فرمایا تم سواری لو اور جا کر وہ بچہ قیمت ادا کر کے واپس لاؤ۔ ابواسید جا کر وہ بچہ واپس لے آئے۔

(سنن البیہقی جلد9 ص 126 طبع اولی' 1326ھ)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ کے پاس جب کسی ایک جگہ کے قیدی لائے جاتے تو ایک گھرانے کے سپرد کرتے تا کہ ان کے بچے ان سے جدا نہ ہوں۔

(ابن ماجہ کتاب التجارات باب النھی عن التفریق............)

رسول کریمؐ قرآنی ہدایت کے مطابق اولاد کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی دعا بھی کرتے تھے اور دلی محبت کے جوش سے ان کی تربیت فرماتے تھے۔

حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے بڑھ کر بچوں کے ساتھ شفقت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

(دلائل النبوۃ للبیھقی جلد1ص330)

ایک دفعہ آپؐ اپنے بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے کہا آپ بچوں کو چومتے بھی ہیں۔ میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد و تقبیلہ)

دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریمؐ نے اس سردار سے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

بچوں کے ساتھ حضور کی شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات ان کی تکلیف دیکھ کر نماز مختصر کر دیتے اور فرماتے تھے کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور نماز لمبی کرنا چاہتا ہوں مگر اچانک کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ اس بچے کا رونا اس کی ماں پر بہت گراں ہوگا۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من اخفّ الصلاۃ عندالبکاء الصبی)

ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو کوئی قیمتی تحفہ دیا اور اپنی بیوی کی خواہش پر رسول کریمؐ کو اس پر گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا سب بچوں کو ایسا ہی ھبہ کیا ہے۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا پھر ظلم کی اس بات پر میں گواہ نہیں بن سکتا۔

(بخاری کتاب الھبہ باب الاشھاد فی الھبہ:2398)

یوں آپؐ نے اولاد میں بھی عدل کرنے کا سبق دیا۔

رسول کریمؐ نے تربیت اولاد کے لئے اپنا بہترین نمونہ پیش فرمایا۔ اولاد سے حسن سلوک کے کچھ واقعات بطور نمونہ پیش ہیں۔

رسول کریمؐ کی زندہ رہنے والی اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے چار بیٹیاں تھیں۔ جو بالترتیب حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ ہیں۔ حضرت خدیجہؓ سے بیٹے بھی ہوئے جن کے نام قاسمؓ۔ طاہرؓ طیبؓ، عبداللہؓ مشہور ہیں۔ صاحبزادہ قاسمؓ کی نسبت سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیمؓ ہوئے جو 9ھ میں 16 ماہ کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ رسول کریمؐ نے تمام اولاد سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ ان کی پرورش اور اعلیٰ تربیت کے حق ادا کئے۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت زینبؓ اور دیگر بیٹیوں نے اپنی والدہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 8ص 36 مطبوعہ بیروت)

صاحبزادی زینب سے حسن سلوک

حضرت زینبؓ کی شادی مکہ ہی میں حضورؐ کے دعوے سے قبل حضرت خدیجہؓ کی تجویز پر ان کے بھانجے ابوالعاص ابن ربیع سے ہوگئی تھی۔ اس لئے حضرت زینبؓ مدینہ ہجرت نہ کر سکیں۔ غزوۂ بدر میں حضرت زینبؓ کے شوہر ابوالعاص کفار مکہ کی طرف سے شامل ہو کر قید ہوئے تو حضرت زینبؓ نے حضرت خدیجہؓ کی طرف سے اپنی شادی پر تحفے میں ملنے والا ہار، ان کے فدیہ کے طور پر بھجوایا جسے دیکھ کر نبی کریمؐ کا دل بھر آیا اور آپؐ کی خواہش پر ابوالعاص کو فدیہ لئے بغیر قید سے آزاد کر دیا گیا اس معاہدہ کے ساتھ کہ وہ حضرت زینبؓ کو جو مسلمان تھیں مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت دے دیں گے۔

(ابوداؤد کتاب الجھاد باب فی فداء الاسیر بالمال)

آنحضرتؐ کی اس شفقت اور حکمت عملی کا نتیجہ تھا کہ ابوالعاص نے یہ وعدہ خوب نبھایا اور مکے جا کر حضرت زینبؓ کو مدینے جانے کی اجازت دے دی کفار مکہ کو پتہ چلا تو انہوں نے تعاقب کیا۔ ایک مشرک ھبار بن اسود نے حضرت زینبؓ کی اونٹنی پر حملہ آور ہو کر انہیں اونٹ سے گرا دیا جس سے انکا حمل ساقط ہوگیا۔

(تاریخ الصغیر امام بخاری زیر لفظ زینب)

ہجرت مدینہ کے بعد نبی کریمؐ نے صاحبزادی ام کلثومؓ کو مدینے بلوانے کے لئے حضرت زید بن حارثہؓ اور ابورافعؓ کو دو اونٹ اور پانچ صد درہم دے کر مکے بھجوایا تا کہ وہ حضورؐ کی صاحبزادیوں کو آپؐ کے پاس مدینہ لے آئیں۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 8ص 165مطبوعہ بیروت)

رسول اللہؐ اپنی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کے اسلام قبول کرنے کے بعد کمزوری اور مظلومیت کے عالم میں رہنے پر بے چین تھے۔ وعدہ کے مطابق اُن کے شوہر ابوالعاص کی انہیں مدینہ بھجوانے کی کوشش ناکام ہو چکی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے مزید تکلیف دہ انتظار کی بجائے حضرت زیدؓ کو اپنی ایک خاص انگوٹھی نشانی کے طور پر دے کر مکے بھجوایا کہ کسی طرح حضرت زینبؓ کو مدینے لے آئیں۔ حضرت زیدؓ نے حضرت زینبؓ اور ابوالعاص کے چرواہے کے ذریعے وہ انگوٹھی حضرت زینبؓ تک پہنچا دی اسی رات حضرت زینبؓ حضرت زیدؓ کی معیت میں اونٹ پر سوار ہو کر مدینے آئیں۔ ان کے مدینے پہنچنے پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا میری اس بیٹی نے میری وجہ سے بہت دکھ اٹھائے ہیں یہ باقی بیٹیوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں۔

(تاریخ الصغیر از امام بخاری زیر لفظ زینبؓ)

نبی کریم ﷺ اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے داماد ابوالعاص کے حسن سلوک کی تعریف فرماتے تھے کہ اس نے وعدہ کے مطابق میری بیٹی کو میرے پاس مدینے بھجوا دیا۔

(بخاری کتاب النکاح باب شروط النکاح)

اسی زمانے میں ایک دفعہ جب شام سے واپسی پر ابوالعاص کے تجارتی قافلہ پر مسلمانوں کے دستے نے حملہ کر کے ان کے مال پر قبضہ کر لیا تو انہوں نے مدینے آ کر حضرت زینبؓ سے پناہ چاہی۔ ہر چندکہ ابوالعاص کے حالت شرک پر قائم رہنے کی وجہ سے حضرت زینبؓ سے جدائی ہو چکی تھی لیکن ان کے احسانات کے عوض انسانی ہمدردی کے طور پر حضرت زینبؓ نے ان کی امان کا اعلان کر دیا۔ رسول کریمؐ نے (جنہوں نے کبھی کسی مسلمان عورت کی امان رد نہیں فرمائی) حضرت زینبؓ کی امان نہ صرف قبول فرمائی بلکہ ابوالعاص کا سارا مال بھی انہیں واپس کر دیا۔ اس احسان کا یہ نتیجہ یہ ہوا کہ ابوالعاص نے مکہ جا کر قریش کی امانتیں واپس کیں اور مسلمان ہونے کا اعلان کر کے مدینے آ گئے۔

(السیرہ النبویہ لابن ھشام جز2ص312 مطبوعہ بیروت)

نبی کریمؐ نے ابوالعاص بن ربیع کے اسلام قبول کرنے پر حضرت زینبؓ کو چھ سال بعد سابقہ نکاح پر ہی اُن کے عقد میں دے دیا۔

(ابو داؤد کتاب الطلاق باب الی متی ترد علیہ امراتہ اذا اسلم بعد ھا)

حضرت زینبؓ کی وفات 8ھ میں ہوئی۔ نبی کریمؐ نے ان کے غسل اور تجہیز و تکفین کے لئے خود ہدایت فرمائیں۔ حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضورؐ تشریف لائے اور ہمیں فرمایا کہ زینبؓ کو تین یا پانچ مرتبہ بیری کے پتے والے پانی سے غسل دو۔ اگر تم ضروری سمجھو تو پانچ سے بھی زیادہ مرتبہ نہلا سکتی ہو۔ آخر پر کافور بھی استعمال کرنا۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ وہ کہتی ہیں جب ہم فارغ ہوئے تو حضورؐ کو اطلاع دی۔ حضورؐ نے اپنا تہہ بند ہمیں دیا اور فرمایا کہ یہ چادر اُن کو بطور زیر جامہ پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنانا۔

(کنزالعمال جلد 6ص24,42مطبوعہ بیروت)

نیز فرمایا کہ اسے دائیں پہلو سے اور وضو کی جگہوں سے غسل شروع کرنا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یجعل الکافور فی الاخیرہ)

حضرت زینبؓ کی وفات پر حضورؐ ان کی قبر میں اُترے آپؐ غم زدہ تھے۔ جب حضورؐ قبر سے باہر نکلے تو غم کا بوجھ کچھ ہلکا تھا۔ فرمایا میں نے زینبؓ کی کمزوری کو یاد کر کے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! اس کی قبر کی تنگی اور غم کو ہلکا کر دے، تو اللہ نے میری دعا قبول کر لی اور اس کے لئے آسانی پیدا کر دی ہے۔

حضرت زینبؓ کی تدفین کے موقع پر آنحضور ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا! ہمارے آگے بھیجے ہوئے بہترین انسان عثمان بن مظعونؓ کے ساتھ جنت میں جا کر اکٹھے ہو جاؤ۔ یہ سن کر عورتیں رو پڑیں، حضرت عمرؓ انہیں روکنے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا رونا منع نہیں مگر شیطانی آوازیں نکالنے یعنی بین کرنے سے بچو۔ پھر آپؐ نے فرمایا ”وہ دکھ جو آنکھ اور دل سے ظاہر ہو وہ اللہ کی طرف سے ایک پیدا شدہ جذبہ ہے اور رحمت اور طبعی محبت کا نتیجہ ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ظاہر ہو وہ شیطانی فعل ہے۔“ (بخاری کتاب الوضوء باب التیمن)

حضرت رقیہ سے حسن سلوک

دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا نکاح نبی کریمؐ نے اپنے بہت عزیز صحابی حضرت عثمان بن عفانؓ سے فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ عثمانؓ کا خاص خیال رکھنا وہ اپنے اخلاق میں دیگر اصحاب کی نسبت زیادہ میرے مشابہ ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضورؐ صاحبزادی رقیہؓ کے ہاں گئے تو وہ حضرت عثمانؓ کا سر دھو رہی تھیں۔

(مسند احمد جلد1ص335بیروت)

حضرت رقیہؓ نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی۔ جب کچھ عرصہ ان کی کوئی خبر نہ آئی تو رسول کریمؐ حبشہ سے آنے والے لوگوں سے فکرمندی کے ساتھ اپنی صاحبزادی اور داماد کا حال دریافت فرماتے تھے۔ ایک قریشی عورت نے آ کر بتایا کہ اُس نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ حضرت رقیہؓ کو خچر پر سوار جاتے دیکھا تھا۔ رسول اللہؐ نے دعا کی کہ اللہ ان دونوں کا حامی و ناصر ہو۔

(البدایہ والنہایہ لابن اثیر جز 3ص66مکتبة المعارف بیروت)

غزوہ بدر کے موقعہ پر رقیہؓ بیمار ہو گئیں اور نبی کریمؐ نے حضرت عثمانؓ کو اپنی صاحبزادی کی تیمارداری کے لئے مدینہ رہنے کی ہدایت فرمائی اور بدر میں فتح کے بعد مال غنیمت سے اُن کا حصہ بھی نکالا۔

(بخاری کتاب المغازی باب تسمیة من سمی اھل بدر)

نبی کریمؐ کی ایک لونڈی ام عیاش تھی۔ جو حضورؐ کو وضو وغیرہ کرواتی تھیں۔ حضورؐ نے بطور خادمہ یہ لونڈی حضرت رقیہؓ کی شادی کے وقت گھریلو کام کاج میں اُن کی مدد کے لئے ساتھ بھجوائی تھی۔

(ابن ماجہ کتاب الطھارة باب الرجل یستعین علی وضوئہ:383)

حضرت رقیہؓ کی وفات 2ھ میں ہوئی۔ حضورؐ کو ان کی وفات کا بہت صدمہ تھا حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت رقیہؓ کے جنازے میں رسول کریمؐ ان کی قبر کے پاس بیٹھے آنسو بہا رہے تھے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی بعد المیت بکاء اھلہ)

رسول کریمؐ اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو لے کر حضرت رقیہؓ کی قبر پر آئے تو فاطمہؓ قبر کے پاس رسول کریمؐ کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں۔ رسول اللہؐ دلاسا دیتے ہوئے اپنے دامن سے ان کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(سنن الکبریٰ للبیھقی کتاب الجنائز باب سیاق اخبار علیٰ جواز البکاء بعد الموت)

حضرت ام کلثوم سے شفقت

صاحبزادی رقیہؓ کی وفات کے بعد رسول اللہؐ نے اپنی بیٹی ام کلثومؓ بھی حضرت عثمانؓ سے بیاہ دی اس موقع پر آپؐ نے اپنی خادمہ اُمّ ایمنؓ سے فرمایا کہ میری بیٹی کو تیار کرو اور اسے دلہن بنا کر عثمانؓ کے پاس لے جاؤ اور اس کے آگے دف بجاتی جانا، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ نبی کریمؐ تیسرے دن اُم کلثومؓ کے پاس آئے اور استفسار فرمایا کہ آپ نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ عرض کیا بہترین شوہر۔ نبی کریمؐ نے فرمایا! امر واقعہ یہ ہے کہ تمہارے شوہر لوگوں میں سے سب سے زیادہ تمہارے جدامجد ابراہیمؑ اور تمہارے باپ محمدؐ سے مماثلت رکھتے ہیں۔

(کامل لابن عدی جلد5ص134)

حضرت ام کلثومؓ 9ھ میں فوت ہوئیں حضورؐ نے ان کا جنازہ خود پڑھایا اور قبر کے کنارے تشریف فرما ہو کر اپنی موجودگی میں تدفین کروائی۔ رسول کریمؐ نے اپنی صاحبزادی اُم کلثومؓ کی وفات پر تجہیز و تکفین کا انتظام اپنی نگرانی میں کروایا۔

حضرت لیلیٰ الثقفیہ روایت کرتی ہیں کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے حضرت ام کلثومؓ کو ان کی وفات پر غسل دیا۔ رسول کریمؐ نے تہ بند کے لئے کپڑا دیا پھر قمیص، اوڑھنی اور اُوپر کا کپڑا۔ اس کے بعد ان کو ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا۔ وہ بتاتی تھیں کہ غسل کے وقت رسول کریمؐ دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ حضورؐ کے پاس سارے کپڑے تھے اور آپؐ باری باری ہمیں پکڑا رہے تھے۔

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریمؐ کی بیٹی ام کلثومؓ قبر میں رکھی گئی تو رسولؐ خدا نے یہ آیت تلاوت کی۔ .... (سورة طٰہٰ: 56) یعنی اس سے ہی ہم نے تم کو پیدا کیا اور اس میں تمہیں دوبارہ لوٹائیں گے اور اسی سے تمہیں دوسری دفعہ نکالیں گے۔ پھر جب آپؓ کی لحد تیار ہو گئی تو نبی کریمؐ قبر بنانے والوں کو مٹی کے ڈھیلے اٹھا کر دیتے تھے اور فرماتے تھے ان سے اینٹوں کی درمیانی درزیں بند کرو پھر فرمانے لگے کہ مُردے کے لئے ایسا کرنے کی کوئی ضرورت تو نہیں لیکن اس سے زندہ لوگوں کے دل کو ایک اطمینان ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔

(مسند احمد جلد 5ص 254مطبوعہ مصر:21163)

حضرت فاطمہؓ سے محبت وشفقت

نبی کریمؐ اپنی صاحبزادی فاطمة الزہراءؓ سے بھی شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ نبی کریمؐ کی محبت بھری تربیت کا اثر تھا کہ حضرت فاطمہؓ میں بھی وہی رنگ جھلکتا نظر آتا تھا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، طور اطوار اور گفتگو میں حضرت فاطمہؓ سے بڑھ کر آنحضرتؐ کے مشابہہ کوئی نہیں دیکھا۔ فاطمہؓ جب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو حضورؐ کھڑے ہو جاتے تھے محبت سے ان کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور اسے بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے اور جب آنحضورؐ حضرت فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی احترام میں کھڑی ہو جاتیں آپؐ کا ہاتھ تھام کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے ساتھ حضورؐ کو بٹھاتیں۔

(ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام:4540)

نبی کریمؐ فرماتے تھے کہ فاطمہؓ میرے بدن کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غلام آئے۔ حضرت فاطمہؓ گھر کی ضرورت کے لئے خادم مانگنے آئیں نبی کریمؐ گھر پر نہیں تھے۔ جب تشریف لائے اور انہیں پتہ چلا کہ فاطمہؓ آئی تھیں تو سردی کے موسم میں اسی وقت حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہم بستر میں جا چکے تھے۔ حضورؐ میرے پاس تشریف فرما ہوئے۔ میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ آپؐ فرمانے لگے خادم تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ پھر حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کو تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کہ تم نے جو خادم کا مطالبہ کیا تھا کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ تم لوگ جب سونے لگو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، الحمدللہ کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے۔

(بخاری کتاب الجھاد باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول اللہؐ)

اولاد سے حقیقی پیار اور اعلیٰ تربیت

نبی کریمؐ کو اپنی اولاد کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ تہجد کے وقت حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو سوتے پایا تو جگا کر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھتے ہو۔ حضرت علیؓ نے نیند کے غالب آنے کا عذر کیا تو آنحضورؐ تعجب کرتے

ہوئے واپس تشریف لائے اور سورۃ کہف کی وہ آیت پڑھی جس کا مطلب ہے کہ انسان بہت بحث کرنے والا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الکہف)

حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ چھ ماہ تک باقاعدہ حضرت فاطمہؓ کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں صبح نماز کے لئے جگاتے اور فرماتے تھے کہ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تمہیں مکمل طور پر پاک وصاف کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ (حضورؐ کی بیماری میں) آئیں نبی کریمؐ نے فاطمہؓ کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں طرف یا شاید بائیں طرف بٹھایا۔ حضرت فاطمہؓ کو بھی رسول کریمؐ سے بہت محبت تھی۔ رسول اللہؐ کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کی زبان سے جو جذباتی فقرے نکلے، ان سے بھی آپؐ کی گہری محبت کا اظہار ہوتا ہے، آپؓ نے حضرت انسؓ سے کہا کہ وائے افسوس میرے ابا! ہم آپؐ کی موت کا افسوس کس سے کریں؟ کیا جبریلؑ سے؟ وائے افسوس! ہمارے ابا! آپؐ اپنے رب کے کتنے قریب تھے! ہائے افسوس! ہمارے ابا! کہ ہمیں داغ جدائی دے کر جنہوں نے جنت الفردوس میں گھر بنا لیا۔ ہائے افسوس! میرے ابا! جنہوں نے اپنے رب کے بلانے پر لبیک کہا۔ اور اس کے حضور حاضر ہوگئے۔

(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ذکر وفاتہ و دفنہ:1620)

بیٹیوں کی اولاد سے شفقت

حضرت ابولیلیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ کم سن حضرت حسنؓ یا حسینؓ میں سے کوئی آپؐ کی گود میں چڑھا ہوا تھا اچانک بچے نے پیشاب کر دیا اور میں نے حضورؐ کے پیٹ پر پیشاب کے نشان دیکھے۔ ہم لپک کر بچے کی طرف آگے بڑھے تاکہ اسے اُٹھالیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بیٹے کو میرے پاس رہنے دو اور اسے ڈراؤ نہیں پھر آپؐ نے پانی منگوا کر اس پر انڈیل دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد4ص348 دارالفکر بیروت)

حضرت یعلیٰ عامریؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے ساتھ ایک دعوت پر جارہے تھے کہ سامنے سے کم سن حسینؓ دیگر بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے نظر آئے۔ رسول اللہؐ نے کھیل کھیل میں ان کو پکڑنا چاہا تو وہ ادھر اُدھر بھاگنے لگے۔ رسول کریمؐ اس طرح ان کو ہنساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا۔ پھر آپؐ نے اپنا ایک ہاتھ ان کے سر کے نیچے اور دوسرا ان کی ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور اپنا منہ ان کے منہ پر رکھ کر انہیں چومنے لگے اور فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں (یعنی میرا ان سے گہرا دلی تعلق ہے) جو شخص حسین سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ حسین ہماری نسل ہے۔

(مستدرک حاکم جلد3ص177 طبعہ اولیٰ 1978 بیروت)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ کی پشت پر حسنؓ اور حسینؓ سوار تھے اور آپؐ اپنے ہاتھوں اور ٹانگوں کے بل چل رہے تھے اور ان بچوں سے باتیں کررہے تھے کہ تمہارا اونٹ کتنا اچھا ہے اور تم دونوں سوار بھی کیسے خوب ہو۔

(مجمع الزوائد للہیثمی جلد9ص182 بیروت)

حضرت زینبؓ کے بچوں سے بھی حضورؐ کو بہت محبت تھی۔ حضرت زینبؓ کے ایک بیٹے کم سنی میں وفات پاگئے ان کی حالت نزع کے وقت حضرت زینبؓ نے حضورؐ کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت آن پہنچا ہے۔ آپؐ تشریف لے آئیں۔ نبی کریمؐ نے ہر قسم کے مشرکانہ خیال سے بچنے کے لئے یہ پیغام بھیجا کہ زینبؓ کو میرا اسلام پہنچاؤ اور کہو جو کچھ اللہ لے لے وہ بھی اسی کا ہے اور جو وہ عطا کرے اس کا بھی وہی مالک ہے اور ہر شخص کے لئے اللہ کے پاس ایک میعاد مقرر ہے اس لئے صبر کرو اور اپنے خیالات خدا کی خاطر پاک کرلو۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء أھلہ :1204)

ایک دفعہ نجاشی شاہ حبشہ کی طرف سے کچھ زیورات بطور تحفہ آئے، ان میں ایک انگوٹھی تھی جس کا نگینہ ملک حبشہ کا تھا۔ آپؐ نے عدم دلچسپی ظاہر فرماتے ہوئے اسے لکڑی یا انگلی سے پرے کیا۔ پھر امامہؓ کو بلایا اور فرمایا "بیٹی! یہ تم پہن لو۔"

(ابو داؤد کتاب الخاتم۔ باب ماجاء فی الذھب للنساء)

حضرت رقیہؓ کے اکلوتے بیٹے عبداللہؓ دو سال کی عمر میں چہرے پر مرغ کے چونچ مارنے سے زخمی ہو کر وفات پا گئے تھے نبی کریمؐ نے عبداللہ کا جنازہ خود پڑھایا۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد جلد8ص36 بیروت)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں ان کے صاحبزادے حسنؓ وحسینؓ ہمراہ تھے۔ حضرت فاطمہؓ ہنڈیا میں کچھ کھانا حضورؐ کے لئے لائی تھیں، وہ آپؐ کے سامنے رکھا۔ آپؐ نے پوچھا ابوالحسن یعنی علی کہاں ہیں حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ گھر میں ہیں۔ حضورؐ نے ان کو بلا بھیجا اور پھر سب اہل بیت بیٹھ کر کھانا کھانے لگے۔ حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ نے کھانے سے فارغ ہو کر ان اہل بیت کے حق میں یہ دعا کی "اے اللہ! جو ان اہل بیت کا دشمن ہو تو اس کا دشمن ہو جا اور جو انہیں دوست رکھے تو اسے دوست رکھنا۔"

(مجمع الزوائد جلد 9ص166 مطبوعہ بیروت)

حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے بھی نبی کریمؐ کو بہت محبت تھی۔ حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریمؐ کو دیکھا حضرت حسنؓ آپؐ کے کندھے پر تھے اور فرمارہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

(بخاری کتاب المناقب باب مناقب الحسن)

ایک دفعہ رسول کریمؐ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسنؓ اور حسینؓ آگئے انہوں نے سرخ قمیص پہنے تھے اور چلتے ہوئے ٹھوکریں کھا رہے تھے رسول کریمؐ منبر سے اتر آئے اور ان کو اٹھا لیا، اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے۔ میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے اور گرتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں اپنی بات روک کر ان کو اُٹھا لایا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب الحسن والحسین)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں لیٹا ہوا تھا۔ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ نے پینے کیلئے کچھ مانگا۔ حضورؐ اُٹھے، ہمارے گھر میں ایک بکری تھی جس کا دودھ دوہا جا چکا تھا۔ آپؐ اس کا دودھ دوہنے لگے تو دوبارہ بکری کو دودھ اتر آیا۔ حسنؓ حضورؐ کے پاس آئے تو حضورؐ نے اُن کو پیچھے ہٹا دیا اور اُن کی بجائے حسینؓ کو دودھ دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ آپ کو زیادہ پیارا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ پہلے اس نے مانگا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد9ص169 بیروت بحوالہ مسند احمد)

دوسری روایت میں ذکر ہے کہ حسنؓ نے پہلے مانگا اور حسینؓ پہلے لینے کی ضد کرتے ہوئے رونے لگے تو نبی کریمؐ نے پہلے حسنؓ کو دودیا اور حضرت فاطمہؓ کے سوال پر کہ یہ آپؐ کو زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا دونوں میرے لئے برابر ہیں۔

(مجمع الزوائد جلد9 صفحہ 171 بیروت)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نماز پڑھتے ہوئے جب سجدہ میں جاتے تھے تو بعض دفعہ حضرت حسنؓ آپؐ کی پشت یا گردن پر چڑھ جاتے۔ حضورؐ بہت نرمی سے ان کو پکڑ کر اُتارتے تاکہ گریں نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ حضرت حسنؓ کے ساتھ آپؐ جس طرح محبت سے پیش آتے ہیں ایسا سلوک کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے۔ فرمایا یہ دنیا سے میری خوشبو ہے۔ میرا یہ بیٹا سردار ہے جو دوگروہوں میں صلح کروائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ سجدے کی حالت میں تھے کہ حسنؓ پشت پر آکر بیٹھ گئے آپؐ نے اُن کو نہیں اتارا اور سجدے میں رہے یہاں تک کہ وہ خود اُترے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد5ص37,38)

حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو فرزند عطا فرمایا۔ اس کا نام آپؐ نے ابراہیمؑ اپنے جد امجد کے نام پر رکھا۔ حضورؐ کے نواسوں حسن و حسین سے بھی کم سن تھے۔ آخری عمر کی اس اولاد سے آپؐ بے حد محبت فرماتے تھے۔

اس بچے کو پرورش کیلئے ام سیف کے سپرد کیا گیا۔ نبی کریمؐ ان کے گھر گاہے بگاہے بچے سے ملاقات کرنے اور حال دریافت کرنے تشریف لے جاتے تھے۔ ابراہیمؑ کو اپنی گود میں لے کر پیار کرتے۔ اُسے چومتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبیؐ انا بک لمحزونون)

کم سنی میں اس بچے میں اعلیٰ صلاحیتوں کے جوہر دیکھ کر آپؐ خوش ہوتے تھے۔ رسول اللہؐ کا یہ جگر گوشہ 16 ماہ کی عمر میں اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اس کی وفات پر اس کی خداداد صلاحیتوں کے بارہ میں فرمایا کہ "اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔"

(ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علیٰ ابن رسول اللہ)

اس پیارے بیٹے کی جدائی پر آپؐ نے کمال شان صبر دکھائی۔ ابراہیمؑ کا جنازہ دیکھ کر آپؐ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضورؐ آپ بھی روتے ہیں۔ فرمایا یہ تو اولاد سے محبت کا جذبہ ہے کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے دل غمگین ہے مگر ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو اور اے ابراہیم سچی بات تو یہ ہے کہ تیری جدائی پر ہم بہت غمگین ہیں۔

(بخاری کتاب الجنائز باب قول النبیؐ انا بک لمحزونون)

اتفاق سے صاحبزادہ ابراہیمؑ کی وفات پر سورج گرہن بھی ہوا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ رسول اللہؐ کے اتنے عظیم الشان بیٹے کی وفات پر سورج بھی گہنا گیا ہے۔ رسول کریمؐ سے بڑھ کر صاحبزادہ ابراہیمؑ سے کسے محبت ہو سکتی تھی مگر آپؐ نے یہ حق بات کھول کر بیان فرما دی کہ چاند اور سورج اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔ کسی کی موت یا پیدائش پر ان کو گرہن نہیں لگا کرتا۔ البتہ اس نشان کو دیکھ اللہ سے ڈرتے ہوئے صدقہ وغیرہ دینا چاہئے۔

(بخاری کتاب الکسوف باب الصدقۃ فی الکسوف)

الغرض نبی کریمؐ نے بحیثیت باپ اولاد سے حسن سلوک اور حسن تربیت کے لئے بہترین اور خوبصورت نمونہ پیش کیا ہے، جو ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

ماخوذ

تاریخ امریکہ۔ چند اہم اوراق

مقتدا منصور اپنے کالم صدائے جرس میں لکھتے ہیں:۔

امریکہ کی آبادی کا 90 فیصد حصہ تارکین وطن پر مشتمل ہے اور جو چارسو برس تک برطانیہ کی نوآبادی رہا، لیکن دوسو برس کی مستقل مزاجی سے جدوجہد کے نتیجے میں آج عالمی طاقت ہے۔ آیئے آج اس مملکت کے قیام سے آج تک کے ان چند اہم اور قابل ذکر واقعات پر گفتگو کریں جو اس کی کامیابی کا زینہ اور اسے عالمی طاقت بنانے کا ذریعہ ثابت ہوئے۔

12/ اکتوبر 1492ء کی صبح کولمبس کا بحری بیڑا نئی دنیا کے ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوا۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس نے نئی دنیا دریافت کر لی ہے، کیونکہ وہ اسے ہندوستان سمجھ رہا تھا۔ اسے یہ اعزاز بھی حاصل نہ ہوسکا کہ نئی دنیا کا نام اس کے نام پر رکھا جائے۔ بلکہ یہ اعزاز اس کے ہم وطن مہم جو امیریگو ویسپوچی کو حاصل ہوا، جس کے نام پر نئی دنیا کا نام امریکہ رکھا گیا۔ سولہویں صدی کے آغاز سے اس خطہ ارض پر یورپ سے تارکین وطن کی آمد کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہوا۔ 1619ء میں جیمز ٹاؤن کے گرجا گھر میں اہم واقعہ رونما ہوا یعنی کچھ لوگوں نے جمع ہوکر اپنے مقامی مسائل کے حل کے لئے پنچائیت قائم کی۔ یہ امریکی کانگریس کے قیام کا غیر رسمی آغاز تھا۔ اس پنچائیت کی کوششوں سے 1625ء میں بوسٹن میں ایک لاطینی سکول قائم ہوا جس میں مفت تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا جو امریکہ میں پبلک سکول کے نظام کی ابتداء تھی۔ بوسٹن ہی کے قریب 1636ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یوں تعلیم اس نوآبادی کی اولین ترجیح ٹھہری۔

1681ء میں ولیم پن نامی پادری نے جس نے پنسلوانیا آباد کیا تھا، مذہبی آزادی کا میثاق تیار کیا جس کا نعرہ تھا کہ عوام کو مذہبی آزادی، تعلیم کے حصول اور اپنے قوانین خود بنانے کا حق حاصل ہے۔ یہ اصول بعد میں امریکی آئین کا حصہ بنے۔ اس دوران جان پیٹر زینگر نامی صحافی نے اپنے اخبار میں نیویارک کے گورنر پر تنقید کی، جس پر اسے گرفتار کرکے مقدمہ چلایا گیا۔ لیکن عدالت نے اسے باعزت بری کرکے امریکی تاریخ میں اظہار آزادی کا ایک باب رقم کیا جو آج امریکی معاشرے کی روایت کا حصہ ہے۔ 1774ء میں یورپی تارکین وطن نے جواب خود کو امریکی کہلانے لگے تھے، برطانوی پالیسیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ 1775ء میں جارج واشنگٹن کی قیادت میں امریکی فوجوں کی برطانوی فوجوں سے براہ راست جنگ شروع ہوئی۔ اس دوران 13 نوآبادیات کے نمائندوں نے مل کر ایک آزاد مملکت کے قیام کا فیصلہ کیا۔ 1776ء کے اوائل میں ان نوآبادیات کے نمائندوں کا اجلاس ہوا جس میں ورجینیا کے نمائندے رچرڈ ہنری لی نے تجویز پیش کی کہ آزادی کا منشور تیار کیا جائے لی کی تجویز پر ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں بنجامن فرینکلن اور ٹامس جیفرسن جیسے مدبر شامل تھے۔

4 جولائی 1776ء کو 13 نوآبادیات کے نمائندوں کی اس مجلس نے جسے بعد میں کانگریس کا نام دیا گیا، منشور آزادی کا مسودہ منظور کیا۔ 19/ اکتوبر 1781ء کو سات برس تک جاری رہنے والی امریکہ کی جنگ آزادی برطانوی جنرل کارنوالس کے ہتھیار ڈالنے کے بعد اپنے انجام کو پہنچی۔ اب ایک نئے مگر ہیجان انگیز دور کا آغاز ہوا۔ ریاستی نمائندے چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے الجھ رہے تھے۔ اغلب گمان تھا کہ برطانوی استعمار سے آزادی حاصل کرنے والی ریاستوں کے وفاق کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ ایسے میں صاحب تدبیر 84 سالہ بنجامن فرینکلن نے کانگریس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جب کسی میز کے تختے آپس میں برابر نہیں بیٹھتے تو بڑھئی دونوں کو تھوڑا تھوڑا چھیل کر ہموار کر دیتا ہے۔ اس لئے ریاستی نمائندوں کو بھی اپنے مطالبات میں تخفیف و ترمیم کرنا چاہئے تاکہ یہ وفاق تادیر قائم رہ سکے۔ یہ ان کی آخری تقریر تھی، چند ہفتے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ 1779ء میں امریکی ریاستوں کے وفاق کا آئین تیار ہوکر نافذ ہوگیا جس میں 5 اصولوں کو خاص اہمیت دی گئی۔ ''مذہب کی آزادی، تحریر و تقریر کی آزادی، اجتماع کی آزادی، پیشہ اختیار کرنے کی آزادی اور حرمت خانہ''۔

1789ء میں جنگ آزادی کے ہیرو جارج واشنگٹن کو ملک کا پہلا صدر منتخب کیا گیا جو اس نئے وفاق کی جمہوریت کی طرف آئین سازی کے بعد دوسری بڑی پیش قدمی تھی۔ بعد میں انہی کے دو وزیروں نے دو نئی سیاسی جماعتوں کی بنیاد رکھی۔ یعنی وزیر خزانہ الیگزینڈر ہملٹن نے ریپبلکن پارٹی اور وزیر خارجہ ٹامس جیفرسن نے ڈیموکریٹک پارٹی تشکیل دی۔ اول الذکر جماعت طاقتور مرکز کی حامی تصور کی جاتی ہے۔ جبکہ موخر الذکر جماعت ریاستوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کی حامی ہے۔ ان جماعتوں پر نہ کسی خاندان، نہ کسی نسلی گروہ اور نہ کسی مسلک کی اجارہ داری ہے۔ رکنیت اور اعلیٰ ترین منصب تک پہنچنے کے لئے شرط صرف امریکی شہری ہونا ہے۔ امریکہ میں ہر چار برس بعد لیپ (Leap) سال کے اکتوبر کے تیسرے ہفتے میں انتخابات ہوتے ہیں۔ نیا صدر ڈھائی ماہ وائٹ ہاؤس میں تربیت لینے کے بعد اگلے برس جنوری کے تیسرے ہفتے میں اپنے عہدے کا حلف اٹھاتا ہے۔ سبکدوش ہونے والا صدر خاموشی سے اپنا سوٹ کیس اٹھا کر ایوان صدر یعنی وائٹ ہاؤس سے رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ عمل گزشتہ سوا دوسو برس سے بغیر کسی تعطل کے جاری ہے۔ شاید یہی اس قوم کی کامیابی کا بنیادی سبب بھی ہے۔

جمہوریت اور وفاقی نظام کے باضابطہ قیام کے بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی ترقی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔ قدرتی وسائل سے مالا مال اس خطے پر عوام کی رضا اور منشا سے اقتدار میں آنے والی حکومتوں نے علم و آگہی اور تحقیق و تجربے کو فروغ دینے پر بھرپور توجہ دی۔ زراعت میں تو خوشحال تھا ہی، صنعتکاری نے اس کی معیشت کو چار چاند لگا دیئے۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ ہر حکمران نے اپنے عوام کو خوشحالی کی ایک نئی منزل عطا کرنے کے اس عزم اور عہد کو برقرار رکھا جو جارج واشنگٹن کے حلف سے شروع ہوا تھا۔ جیسے جیسے وفاق مضبوط ہوتا گیا، نئی ریاستیں اس میں شامل ہوتی گئیں، حالانکہ مختلف اوقات میں ایسے دور بھی آئے جب بہت سی ریاستیں وفاق سے علیحدہ ہوئیں مگر یہ علیحدگی عارضی ثابت ہوئی اور وفاق کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

1848ء سے امریکی خواتین نے ووٹ کے حق کے لئے مظاہروں کا سلسلہ شروع کیا۔ بعض ریاستوں نے 1890ء کے لگ بھگ اس حق کو تسلیم بھی کیا، مگر خواتین کو ووٹ کا حق 26/اگست 1920ء کو اس وقت ملا جب کانگریس نے وفاقی آئین میں 19ویں ترمیم کے ذریعے اس حق کو قانونی شکل دی۔ لیکن سب سے بڑا قدم ابراہم لنکن نے اٹھایا، جنہوں نے صدر منتخب ہونے کے فوراً بعد یکم جنوری 1863ء کو ایک حکم نامے کے ذریعے غلامی کو ممنوع قرار دے کر انسانی مساوات کا ایک نیا چراغ روشن کیا، جو سماجی ناہمواری کے خلاف ایک بڑی کامیابی تھی۔ لیکن رنگ و نسل کی عصبیت برقرار رہی جو بیسویں صدی کے پہلے نصف حصے تک جاری رہی۔ مارٹن لوتھر کنگ جونیئر کی جدوجہد کے نتیجے میں سیاہ فام عوام کو ہر سطح پر رفتہ رفتہ حقوق ملنا شروع ہوئے۔ اسی جدوجہد کا صلہ ہے کہ آج ایک سیاہ فام اور نیم مسلم بارک حسین اوباما امریکہ کا صدر ہے۔ یوں امریکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قدرت کے عطا کردہ وسائل، اپنے عوام کی طاقت اور حکمرانوں کی عوام کے ساتھ نیک نیتی کے طفیل تیزی سے ترقی کرتے ہوئے عالمی طاقت بنتا چلا گیا۔ امریکی حکومت دنیا کے لئے کیسا ہی روپ کیوں نہ رکھتی ہو، اپنے ملک کے عوام کے لئے وہ خادم کی حیثیت رکھتی ہے۔ امریکیوں کا یہ فخر حق بجانب ہے کہ ان کی حکومت ان کے اپنے نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے جو بانیان وطن کے تیار کردہ آئین اور منشور آزادی کی پاسداری کرتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 23 جولائی 2012ء)

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب

ایروبکس ورزشیں

امریکی خواتین میں ایروبکس نامی ورزشیں بہت مقبول ہیں۔ جو خواتین کی صحت کے لئے بہت مفید ہیں یہ ورزشیں وزن کم کرنے، معدے کی کارکردگی بہتر بنانے اور زچگی کے دوران ہونے والی دردوں کی شدت کم کرنے میں بے حد مفید ثابت ہوسکتی ہیں۔ متعدد فوائد کی حامل اور دلچسپ سرگرمیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ایروبکس نامی ورزشیں امریکہ یورپ اور ترقی یافتہ ممالک میں بہت مقبول ہیں۔ بڑی پھرتی کے ساتھ یوگا، ویٹ لفٹنگ اور دیگر آزمودہ کار ورزشوں کی جگہ ایروبکس کی ورزشیں زیادہ مفید ہیں۔ ماہرین کے مطابق ساٹھ منٹ کی بھرپور ایروبکس ورزش، نوے منٹ تک مسلسل ویٹ لفٹنگ کرنے سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ ویٹ لفٹنگ کے دوران انسانی جسم میں صرف ایک خاص قسم کے بھوک لگانے والے ہارمون کریلین کی پیداوار میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ جبکہ ایروبکس کی ورزشوں میں دو قسم کے ہارمونز میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس میں کریلین کے علاوہ ایک اہم ہارمون پیپٹائیڈ ڈبل وائے شامل ہے۔ ایروبکس ورزشیں موٹاپے پر قابو پانے کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوتی ہیں۔ ایروبکس ورزش خون میں موجود ایک خاص قسم کی پروٹین کی مقدار میں اضافے کا باعث بھی بنتی ہے جو بھوک کی شدت میں کمی کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ جدید تحقیق کے بعد ماہرین نے بتایا ہے کہ ایروبکس ورزشیں بالخصوص موٹاپے کا شکار افراد کے جسموں میں چربی کی مقدار کم کرنے اور کیلوریز کی کھپت پر قابو پانے کا باعث بھی بنتی ہیں۔ ماہرین نے مزید بتایا ہے کہ پانی میں کی جانے والی ایروبکس ورزشیں خواتین میں زچگی کے درد میں کمی کا باعث بنتی ہیں ایسی خواتین جو ہفتے میں کم از کم تین دن لازمی طور پر پانی میں کی جانے والی ایرو بکس ورزشیں کرتی ہیں۔ ان میں پیدائش کا عمل زیادہ تکالیف دہ نہیں ہوتا اس امر کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہ ورزشیں خواتین کو ذہنی دباؤ سے آزاد کر کے ان کی جسمانی اور نفسیاتی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہیں۔

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 6/اکتوبر 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سیدہ قمر السلام صاحبہ

مکرمہ سیدہ قمر السلام صاحبہ آف شرلی کرائیڈن مورخہ 4/اکتوبر 2012ء کو بقضائے الٰہی 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق حضرت سید حسام الدین صاحب سیالکوٹی اور حضرت سید میر حامد شاہ صاحب کے خاندان سے تھا۔ بہت نیک، عبادت گزار اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب

مکرم ماسٹر نعمت اللہ صاحب آف آسنور کشمیر انڈیا مورخہ 20/جون 2012ء کو سری نگر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت مولوی حبیب اللہ لون صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے، حضرت خواجہ عبدالرحمٰن ڈار صاحب کے نواسے اور حضرت حاجی عمر ڈار صاحب کے پڑنواسے تھے۔ آسنور کا سارا گاؤں انہیں بزرگوں کی دعوت الی اللہ سے احمدیت کی آغوش میں آیا تھا۔ بہت شریف النفس، صابر و شاکر، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نیک اور مخلص انسان تھے آپ کو آسنور جماعت میں صدر جماعت کے علاوہ ذیلی تنظیموں میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملی۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 4 نومبر 2011ء کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مالی سال کا اعلان فرماتے ہوئے آپ کی معیاری قربانی کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال مورخہ 4 ستمبر 2012ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے چکوال میں پانچ سال تک مقامی صدر لجنہ اور پھر وفات تک ضلعی صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ فرض شناس، بہت صابر وشاکر، اپنوں اور غیروں کا خیال رکھنے والی، ہمدرد اور نیک خاتون تھیں۔ ضرورت مند بچیوں کے رشتے طے کروانے میں بھی مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں آپ نے 2 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حفیظ بھٹی صاحب (انچارج ہومیوپیتھی یوکے) کی ہمشیرہ اور مکرم راجہ عطاء المنان صاحب مربی سلسلہ وکالت تصنیف اور مکرم حافظ مظہر احمد طیب صاحب مربی سلسلہ ربوہ کی ساس تھیں۔

مکرم ظفر اقبال صاحب

مکرم ظفر اقبال صاحب آف ظفر الیکٹرونکس ربوہ مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ نیک اور مخلص انسان تھے۔ 1974ء میں مخالفین احمدیت نے آپ کی دکان کو آگ لگا دی تھی مگر آپ نے نہایت صبر اور دلیری کا مظاہرہ کیا اور نئے سرے سے کاروبار کا آغاز کیا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ناصر اقبال صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل بورکینا فاسو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم محمد اعظم صاحب

مکرم محمد اعظم صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق کارکن شعبہ مال وقف جدید ربوہ مورخہ 11/اگست 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے نظارت بیت المال مجلس نصرت جہاں اور وقف جدید میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، انتہائی ملنسار، مہمان نواز، مالی قربانی میں ہمیشہ مستعد رہنے والے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہرا عشق کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالحفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کے سسر تھے۔

مکرم رانا نصرت احمد ناصر صاحب

مکرم رانا نصرت احمد ناصر صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 166 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 15 جنوری 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ نے قائد علاقہ بہاولپور کے علاوہ مختلف مقامی اور ضلعی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو انسان تھے۔ جماعتی کتب کے مطالعہ کا بہت شوق تھا اور ان کے متعلق وسیع علم رکھتے تھے۔ دنیاوی طور پر اچھا اثر و رسوخ رکھتے تھے اور علاقے کے معززین سے فعال رابطہ تھا۔ رفاہ عامہ کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لینے والے بہت ہی نافع الناس وجود تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہمیشہ معیاری مالی قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ امینہ خان صاحبہ

مکرمہ امینہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم نعمت اللہ خان صاحب مرحوم آف ممباسہ کینیا مورخہ 13/اگست 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ انتہائی دیندار، عبادت گزار اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور اپنی اولاد کی بھی اس کی نصیحت کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ واقفین زندگی اور ان کی اولاد کا بہت احترام کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظفر اللہ خان صاحب نائب امیر کینیا کی والدہ تھیں۔

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب

مکرم قریشی محمد اسلم صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 20/اگست 2012ء کو اچانک دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ آپ اپنے حلقہ میں سیکرٹری وقف نو کی حیثیت سے خدمت کرنے کے علاوہ گلشن احمد نرسری ربوہ میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ غریبوں کے ہمدرد، نظام جماعت کے پابند اور خلافت سے محبت رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور تحریک جدید میں آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے علاوہ خلفائے راشدین، خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی طرف سے بھی چندہ پیش کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ غلام صغریٰ صاحبہ

مکرمہ غلام صغریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم کیلیفورنیا امریکہ مورخہ 18 جولائی 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خوش مزاج، مہمان نواز، سادہ مزاج، نظام جماعت کی فدائی اور جاں نثار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ بھاگ بھری صاحبہ

مکرمہ بھاگ بھری صاحبہ اہلیہ مکرم ملک غلام رسول صاحب جکارتہ انڈونیشیا مورخہ 26 ستمبر 2012ء کو وفات پا گئیں۔ آپ اگرچہ ناخواندہ تھیں لیکن نہایت راسخ العقیدہ اور خلافت سے انتہائی وفا اور عشق کا تعلق رکھنے والی بڑی مخلص خاتون تھیں۔ اپنی زندگی میں کئی غرباء کا علاج اپنے خرچ پر کروایا اور کئی بیوت الذکر کیلئے چندہ دینے کی بھی توفیق پائی۔

مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبدالسلام قریشی صاحب مرحوم آف حیدرآباد انڈیا مورخہ 11 ستمبر 2012ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ ایک لمبا عرصہ بیمار رہیں اور اپنی بیماری کا سارا عرصہ انتہائی صبر وشکر سے گزارا۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، غریب پرور اور جماعت کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ عابدہ رانا صاحبہ

مکرمہ عابدہ رانا صاحبہ اہلیہ مکرم رانا صلاح الدین صاحب آف ویزبادن مورخہ 23/اگست 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری کریم بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ بہت نیک، ملنسار، خوش مزاج، صابر وشکر اور عبادت گزار خاتون تھیں۔ آپ تقریباً ساڑھے سات سال گردوں کے عارضہ میں مبتلا رہیں۔ بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ زاہدہ حشمت صاحبہ

مکرمہ زاہدہ حشمت صاحبہ آف منڈی بہاؤ الدین مورخہ 24 جولائی 2012ء کو وفات پا گئیں آپ نے اپنی مقامی جماعت میں لجنہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند صابر وشاکر اور رحمدل خاتون تھیں۔

مکرم ملک بشارت احمد صاحب

مکرم ملک بشارت احمد صاحب ابن مکرم ملک رفیع احمد صاحب آف ٹوکیو۔ جاپان مورخہ 7 ستمبر 2012ء کو 24 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور مکرم ملک بشارت احمد صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ کے پوتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے والہانہ تعلق رکھنے والے بہت ذہین، خاموش طبع مخلص اور باوفا نوجوان تھے۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بہن یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
سفوف مقوی
بے اولاد مرد حضرات کے sperms کی بڑھوتری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

دعوت طعام بسلسلہ تقریب شادی

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 6/اکتوبر 2012ء کو بیت الفضل لندن سے ملحقہ گیسٹ ہاؤس میں میرے بیٹے مکرم موسیٰ احمد خان صاحب کی شادی کے سلسلہ میں ایک خصوصی دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی اور تقریب کے اختتام پر دعا کروائی۔ مکرم موسیٰ احمد خان صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ شبرہ تحریم صاحبہ بنت مکرم چوہدری غلام احمد صاحب ریٹائرڈ کسٹم آفیسر رحمٰن کالونی ربوہ کے ساتھ ربوہ میں منعقد ہوئی تھی۔ لیکن خاکسار لاطینی امریکہ کے ممالک میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں سفر پر ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کرسکا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

محترمہ شازیہ پروین صاحبہ زوجہ مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم محمد ارشد شاہد صاحب پنجاب پولیس ڈیرہ غازیخان اور بھابی مکرمہ فرحانہ ارشد صاحبہ کو مورخہ 23/اکتوبر 2012ء کو خدا تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام تحسین شاہد عطا فرمایا ہے جو مکرم نذیر احمد رند بلوچ صاحب مرحوم کی پوتی اور مکرم محمد لیاقت احمد لسکانی بلوچ صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو ماں باپ کیلئے قرۃ العین اور جماعت عالمگیر کیلئے نافع وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم خالد اقبال صاحب سیکرٹری مال حلقہ ناصر ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو اور میری اہلیہ مکرمہ فائزہ بشیر صاحبہ کو مورخہ 14/اکتوبر 2012ء کو ایک بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب مرحوم ولد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کا پوتا اور مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب آف راولپنڈی ولد مکرم محمود حسن صاحب مرحوم المعروف بنی اسرائیل کا نواسا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت حارث احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت وسلامتی والی درازی عمر اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف سرگودھا میں مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلے Open ہے۔

MBBS, DPT, Pharm-D میں داخلہ جات ہو رہے ہیں جن کی آخری تاریخ 5 نومبر 2012ء ہے۔

اس کے علاوہ B.A/B.Sc/B.Com/ BFA/B.Arch میں پرائیوٹ داخلہ بھجوانے کی آخری تاریخ 31/اکتوبر 2012ء ہے۔

2- COMSATS Institute of Information Technology نے اپنے تمام کیمپس میں Spring Season کیلئے داخلہ جات کا اعلان کردیا ہے۔

اسلام آباد کیمپس میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ جات شروع ہوچکے ہیں۔

Bachelor Programs: Physics, Economics, Agriculture, Biosciences, Mathematics, Bio Informatics, MBA(3.5years), Business Studies, Computer Science, Software Engineering, Business Administration, Elctrical (Non-engineering), Electrical (Computer) engineering, Telecommunication & Networking, Electrical (telecommunication) engineering

Master Programs: MBA (1.5 year), Project management, Energy Management

PHD Programs: Physics, Biosciences, Meteorolgy, Mathematics, Computer Science, Management Science

لاہور کیمپس میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ جات شروع ہوچکے ہیں۔

Bachelor Programs: Design, Fine Art, Phychology, Physics, Economics, MBA(3.5years), Business Studies,

Dual Degree Programs: Computer Science, Software Engineering, Electrical (telecommunication) engineering, Business Administration, Chemical Engineering, Computer Engineering, Electronics Engineering,

Master Programs: MBA (1.5 year), Statistics, Project Management

PHD Programs: Mathematics, Computer Science, Management Science, Electrical Engineering, Chemical Engineering,

اس کے علاوہ ایبٹ آباد، واہ، ساہیوال، وہاڑی اور اٹک کیمپس میں بھی بعض پروگرامز میں داخلہ جات ہو رہے ہیں۔ اسلام آباد، لاہور اور ایبٹ آباد میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 19 نومبر جبکہ واہ، ساہیوال، وہاڑی اور اٹک میں آخری تاریخ 3 دسمبر 2012ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

لاہور کیلئے 042-111-001-007, 042-99204786 یا وزٹ کریں۔ www.ciitlahore.edu.pk

اسلام آباد کیلئے 051-9247000-3 یا www.ciit-isb.edu.pk وزٹ کریں

3- یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ جات کا اعلان کیا ہے۔

MSc Chemistry, MSc Botany, MSc Mathematics, MCS, M.A English, MBA (3.5years), M.Com, B.Ed (4years & 1Year), Associate Diploma in Education (2 years)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2 نومبر 2012ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے 092-8621440 یا www.ustb.edu.pk وزٹ کریں

4- Imperial College of Business Studeis میں مختلف پروگرامز میں داخلہ جات جاری ہیں۔ مزید معلومات کیلئے www.imperial.edu.pk وزٹ کریں۔

5- Lahore Leads University میں مختلف پروگرامز میں داخلہ جات جاری ہیں۔ مزید معلومات کیلئے www.leads.edu.pk وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی پی بھجوایا جارہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 30۔اکتوبر

طلوع فجر	4:55
طلوع آفتاب	6:20
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:23

راحت جان
تبخیر معدہ، گیس کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

معیار اور مقدار کے ضامن
منور جیولرز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
munawar.jewelers: skype
munawar jewelers@yahoo.com
047-6211883,0321-7709883

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائیٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10